ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

کارروائی اصلاح تمدن

شاخ ترک رسوم

باہتمام محمد شریف خان صاحب [illegible]

سنہ ۱۳۱۶ھ

در مطبع مفید دکن حیدرآباد

طبع شد

افسوس ہے کہ ان تمام معانی و مطالب اور مختلف حصوں مین
سے شاید ہی کسی کی اصلاح ہوئی ہو ۔
میرے خیال مین اگر کوئی شخص قومی ترقی کے متعلق سوال کرے
تو سیدھا سا جواب انکاری دیدینے سے بآسانی چھٹکارا
ہو جاتا ہے ۔ لیکن اب غور طلب یہہ امر ہے کہ آخر یہ ناکامی
اور محرومی کیون ہے اور کیا اتنی بڑی گروہ مین جو قوم کی
بھلائی کے لیے لہو اور پانی ایک کئے دیتے ہین۔ ایک بھی
با اثر آواز بادل پگھلا دینے والا نوحہ نہین۔ مین کہتا ہون
کہ ضرور ہے اور نہ ہونیکی کوئی وجہ نہین ہوسکتی۔ اسلئے
کہ اس مرحوم قوم کے شیدائیون نے کونسی بات اٹھا رکھی ہے
تاریخون کے دفتر اولٹ ڈالے غرناطہ و بغداد کے کھنڈر

اور اسپین و شام کے تمام آثار قدیم آپکے سامنے لا رکھئے
ایک ایک واقعہ اولوالعزمی اور ذرا ذرا سے اسلامی
اخوت و عصبیت کے فسانون سے کتابین بھر دین - اخبار
رسالے - ناولین - مسدس - مثنویان - ترجیع - بندسب کچھہ
لکھہ ڈالے - کمیٹیان - انجمن - کلب - کانگریس اور خدا جانے
کیا کیا سوانگ بھرے مگر افسوس وہ بات نہ پیدا ہوئی کہ
دل سے نکلے اور دل مین جا بیٹھے - اسکی وجہ صرف یہی ہے
کہ (یقولون مالا تفعلون) پہر سارا دار و مدار رہا کہتے سب
کچھہ ہین کرتے خاک بھی نہین - ہمنے بارہا سنا ہی اور بچشم خود
دیکھا ہے اور جسے باور نہ ہو دکھا دینے پر تیار ہین کہ
بڑے بڑے پاکباز قومی ہمدردون سے ابھی ابھی لیکچر

ہال مین قومی ہمدردی پر خون کے دریا بہا دیے ہین سامعین
کو مارے رقت کے چیخوا چیخوا دیا ہے ایک ایک بند اور
ایک ایک فقرے پر کہرام مچوا دیا ہے ۔ اور جب ہال سے
باہر نکلے کہ کورے کے کورے ذرا بھی اثر نہین ۔ ذرا بھی
خیال نہین کہ ہم کیا کہہ آئے ہین اور کیا سنا ہے اس حالت مین
قوم کی کم قسمتی کی اور کوئی دلیل ڈہونڈہنے کی مطلق
ضرورت نہین جس قوم کے واعظین مصلح ریفارمر اور پیشوا
ایسے ہون وہ قوم کیا خاک سنبھلیگی ۔ جب تک ہمارے قوم کے
ریفارمرون مین یہہ بات پیدا نہ ہو کہ جو کچھہ اونکی زبان سے
نکلے وہ خود اوس کے نمونہ نہ بنجاوین ۔ جو نصیحت وہ اورونکو
کرین اوسپر خود عمل نہ کرین اوس وقت تک کسی قسم کی حقیقی

اثر کی امید رکہنا محض فضول اور بیجا ہی مصلح قوم مین یہ بات
ہونی چاہیئے کہ صلۂ رحم کا اگر بیان کریئے تو اپنے عزیزونکو
ایک روٹی مین سے آدہی ضرور بانٹ دے اگر صدقہ کی
تحریک کرے تو راہ جلتے ننگون کو اور نہ ہی اپنے
جیب کا رومال ہی عنایت فرما دے شادی کے رسوم
اگر مذموم اور شرمناک صورت مین بیان کرے تو کم سی کم
ایک ہی صاجزادہ کا عقد شرعی طریقہ پر کر کے تبلادے
غمی کی داستان - سوم - دہم - چہلم - چہ ماہی - برسی کا
کارونا روئے تو جو بڑہیا گہر کی عندیب دش یا پنچ
روز مین مرنیوالی ہے اوسی کے رسوم میت مین وہ سارے
پوجا پاٹ موقوف کر دیے - اسی طرح ختنہ - منگنی چہٹی

پہلا ۔ تسمیہ خوانی کے رسوم کو اگر ترک کرانا چاہے تو پہلے
اونکو اپنے گہر سے موقوف کرے خلاصہ یہہ ہی کہ اصلاح
قوم کے لیے قوم کے ریفارمرون کے اقوال سے اون کے
افعال کا مطابق ہونا ضروری ہے ۔ اسی بنا پر اور اسی
خیال کی تائید سے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اسلامی
سلطنت کے دار الخلافت حیدرآباد مین مقصد مندرجہ عنوان کے
پورا کرنے کی غرض سے ایک انجمن قائم ہوئی ہے اور
اسی مجلس نے آیت مندرجہ عنوان کے ہر پہلو پر غور کرنے
اور اوس کے نصیحت پر عمل کرنے کا اقرار صالح کے ساتہہ
عہد کیا ہے ۔ کلام ربانی ہونیکے علاوہ آیت مذکور دنیا کا
بہی مسلمہ اصول ہے اور اگر تاریخ کے صفحات کو اولٹ کر دیکہو

تو اچھی طرح ثابت ہو جائیگا کہ کوئی قوم اوس وقت تک
بگڑی یا بنی نہین جب تک وہ خود اپنے افعال و اطوار سے
ان امور کا باعث نہین ہوئے ہماری اصلاح اور ہماری
ترقی ہمارے رسول اکرم خیر البشر سرور کائنات صلعم کے
بعثت یعنی اسلام کے ظہور پُر نور کے بعد شروع ہوئے
مخبر صادق کے ساتھہ تائید غیبی تو نہین ہے۔ مگر عالم
اسباب کی آنکھون سے دیکھو تو حقیقی ترقی کا سرچشمہ
یہہ تھا کہ ہادی برحق کی تلقین نے تمام قوم کی اخلاقی اور
تمدنی حالت بدلدی تھی رسول مقبول کے بابرکت قدم کے
ساتھہ مسلمانونکی ترقی شروع ہوئی اور ہماری قوم نے
ترقی کے میدان مین چلنا نہین بلکہ دوڑنا شروع کیا

خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم کے عہد خلافت سے سات سو
برس بعد تک جو ہمنے ترقیان کین جو روشنی علوم وفنونکی
ہمارے طفیل سے دنیا مین پھیلے وہ اظہر من الشمس ہے
اور آج دنیا کی سربرآوردہ اور مہذب قومین اوسکی
مقر ہین اسکے بعد بنی عباس اور بنی اُمیہ کے سلطنت کے
زمانہ مین ہماری حالت ایک جگہہ پر قائم اور ٹھہرے
ہوئے رہی یعنی نہ آگے بڑہتی تھی اور نہ پیچھے ہٹتی تھی
مگر افسوس ہزار افسوس اوس زمانہ سے آجتک ہمارا قدم
ترقی کے زینہ پر نیچے کی طرف چلا اس حالت کا لازمی
نتیجہ یہہ تھا کہ ہماری قوم کی آنکھون پر غفلت کا پردہ
پڑ گیا اور ہر شخص اپنی موجودہ حالت پر صرف قانع ہی نہین

بلکہ اس خیال مین بھی مشتغل ہو گیا کہ ہمارے حالت سے
بہتر دنیا مین کوئی حالت نہین ہو سکتی مولانا حالی نے
اس حالت غفلت کی خوب تصویر کھینچی ہے ؎

یہی حال دنیا مین اوس قوم کا ہی
بھنور مین جہاز آ کے جسکا گھرا ہی
کنارہ ہے دور اور طوفان بپا ہی
گمان ہے یہہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہی
نہین لیتے کروٹ مگر اہل کشتی
پڑے سوتے ہین بیخبر اہل کشتی
گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہی
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہی

فلاکت سمان اپنا دکہلا رہی ہے

چپ و راست سے یہہ صدا آ رہی ہے

کہ کل کون تہے آج کیا ہو گئے تم

ابہی جاگتے تہے ابہی سو گئے تم

خلاصہ یہ ہے کہ ہم ہر طرح پامال روزگار ہوئے اور

قریب تہا کہ ہم صفحہ ہستی سے مٹ جائیں۔ غرض ہر طرح اپنی

حالت پر ہم مایوس ہو چکے تہے لیکن خداے عزوجل کے

اس ارشاد سے کہ لا تقنطو من رحمۃ اللہ ہماری ڈہارس بندہ گئی

اس سبیلے مجلس اصلاح تمدن اس منزل مقصود ہی کی طرف

روانہ ہونیکے لیے قائم ہوئی ہے اور اوس کے ممبرون کا

عزم مصمم ہے کہ جس وقت تک اپنی اصلاح نہ کرلین اوسوقت تک

دوسرے کو نصیحت نکرین ۔ جب تک یقولون ما لاتفعلون کو
یقولون ما تفعلون نکر دکھائین یعنی جب تک لا کو حرف علت
کی طرح ساقط نکردین اوس وقت تک یہہ دعوے نکرین
کہ ہم اصلاح قوم کی کوشش کرتے ہین اس انجمن کے کتنے
میٹنگ منعقد ہوئین اونکی کارروائی اور جو قواعد کہ کثرت
آرا سے پاس ہوئے وہ ذیل مین درج ہین ۔

انجمن اصلاح تمدن کی پہلی میٹنگ غرہ آذر سنہ ۱۳۲۰ف کو
منعقد ہوئی ۔

میر مجلس صاحب نے ایک افتتاحی مختصر اسپیچ دی اور بیان کیا
کہ اس مجلس کے انعقاد کے سب سے بڑی غرض یہہ ہے کہ
یہہ مجلس ذریعہ بنائی جاوے اون خرابیون کے ترک کرنیکا

جو ہماری سوشل اور مارل حالت مین موجود ہین اور ہمارے
پاک مذہب کے خلاف بنے ہین اس تقریر افتاحی کے بعد
مجلس نے حسب ذیل اُمور طے کیے -
اس مجلس کا نام مجلس اصلاح تمدن ہوگا جسکا کام انسداد و
اصلاح رسوم خلاف مذہب ہوگا -
میر لیاقت علی صاحب نے تحریک کی کہ کارروائی شروع
ہونے سے قبل اس انجمن کے میر مجلس اور معتمد کا تقرر
ہونا چاہیے اور کپتان نواب ممتاز یار جنگ بہادر کو صدر
انجمن قرار دینا تجویز کیا -
مولوی عبد الحق بی اے نے اس تحریک کی تائید کی -
اور باتفاق آرا کپتان نواب ممتاز یار جنگ بہادر صدر انجمن

قرار دیے گئے۔

مولوی عبدالحق صاحب بی اے کی تحریک اور کپتان نواب ممتاز یار جنگ بہادر اور عظمت اللہ صاحب کی تائید سے ڈاکٹر میر احمد علی صاحب اسٹاف سرجن معتمد انجمن مقرر ہوئے۔

میر مجلس

کپتان نواب ممتاز یار جنگ بہادر

معتمد

ڈاکٹر میر احمد علی صاحب اسٹاف سرجن

اراکین

مولوی میر لیاقت علی صاحب ۔ لفٹنٹ عزیز الدین خاں صاحب

مولوی عبدالحق صاحب ۔ لفٹنٹ عظمت اللہ صاحب

لفٹنٹ احمد علی صاحب ۔ لفٹنٹ نورالدین احمد صاحب
لفٹنٹ محمد عمر خانصاحب ۔ لفٹنٹ محسن علیخان صاحب
لفٹنٹ محمد قادر علی صاحب مولوی محب حسین صاحب
کیپٹن عبداللہ صاحب مولوی سید علی صاحب بلگرامی
مولوی قطب الدین صاحب ۔
صدر انجمن صاحب نے ایک مختصر تقریر مین اس انجمن کے
مقاصد بیان فرمائے جسکا خلاصہ یہہ تھا جو رسوم کہ خلاف
شرع شریف اور خلاف عقل ہماری قوم کی شادیون اور
دیگر موقعون پر کیجاتی ہین اونکا انسداد اور اونکی اصلاح
اس انجمن کا مقصد اصلی ہے ۔ اس کے بعد مفصل ذیل
ریزولیوشن پاس ہوے ۔

عبدالحق صاحب بی اے کی تحریک اور لفٹننٹ محمد عمر خان صاحب
کی تائید سے یہہ امر قرار پایا کہ سب سے پہلے ناجائز اور
فضول رسوم شادی پر بحث کیجائے اور جو رسمین کہ خلاف
عقل اور شرع ثابت ہون اونکو ترک کردینا چاہیے چنانچہ جناب
ڈاکٹر میر احمد علی صاحب نے رسوم مذکور کے متعلق آیندہ مفصل
تاریخی واقعات بیان فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اوسوقت
بہی مختصر طور سے رتجگہ ساچق بی بی کی صحنک وغیرہ کی
اصلیت بیان کی اور فرمایا کہ یہہ مطلقاً مذہبی رسوم نہین ہے
انکو ترک کردینا ضروری ہے ۔

مولوی محب حسین صاحب نے رسوم شادی اور اون کے
ناجائز و فضول ہونیکے متعلق ایک فصیح تقریر کی جسکو حضار نے

نہایت توجہ کے ساتھہ سُنا۔

مولوی عبدالحق صاحب نے تحریک کی کہ شرکا مجلس کو پابندی قواعد مجلس لازمی ہے اور میر لیاقت علی صاحب کی تائید سے یہہ تحریک منظور ہوئی۔

ڈاکٹر میر احمد علی صاحب نے بیان کیا کہ ہماری شادی مین پہلے رتجگہہ۔ بی بی کی صحنک۔ جہاز۔ ساچق۔ اور مہندی کے رسوم ادا ہوتے ہین یہہ سب لغو اور خلاف شرع ہین۔ اور قابل موقوفی ہین۔ لفٹنٹ احمد علی صاحب کی تائید اور سب کے اتفاق سے یہہ رسوم موقوف کرنے ٹھہرے اور معاہدہ کیا گیا کہ آیندہ یہہ سب لغویات چھوڑ دینگے۔

میر لیاقت علی صاحب نے تحریک کی کہ نسبت کے ساتھ

مہر کا تعینہ کر لینا چاہیئے اور تعین مہر کے وقت اسبات کا
لحاظ ہوگا کہ مالی حیثیت اور جہیز کی مقدار کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب
کی اور سب کے اتفاق سے یہہ تحریک منظور ہوئی۔ مولوی
محب حسین صاحب نے بیان کیا کہ نوشہ کو کوئی حصہ مہر کا
نکاح کے بعد سے ادا کرنا مناسب ہے۔ اور یہہ تحریک
منظور ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک اہم مذہبی مسئلہ
کی طرف توجہ دلائی کہ سورہ نسار کی آیت ما طاب لکم
الی آخرہ جسکا مطلب یہہ ہے کہ جو اچھی معلوم ہون اونسے
نکاح کرو۔ اور اسی آیت کی تائید مین ایک حدیث بخاری
کی ہے انظرت الیھا اس بنار پر قبل نکاح احدالزوجین
ایک دوسرے کو دیکھہ لین۔ کیپٹن نواب ممتاز یار جنگ بہادر

کہا کہ چونکہ ہماری قوم مین یہہ بات بالکل نئی ہوگی اور معمولی
عادات کے خلاف ہوگی۔ اور ابتدا مین اس آیت کے
تعمل شاق گذریگی اسیلیے مناسب ہے کہ فوٹو سے یا کسی
اور لائق اعتبار ذریعہ سے اطمینان کرلین۔ سب نے
اس کے ساتہہ اتفاق کیا۔
اس تحریک کے متعلق یہہ طے ہوا کہ دوسرے میٹنگ مین
اوسطی میٹنگ مین ایک بڑے مباحثہ کے بعد ذیل کے
مزید پائنٹ پاس ہوئے۔
(۱) نسبت کے ساتہہ ہی نوشہ کیطرف سے کوئی ایسی شئے
دلہن کو بھیجنا چاہیئے جس سے قرارداد پختگی نسبت کا
یقین ہو۔

(۲) شادی کا وقت معین کرنا چاہیئے تاکہ مہمانون کو تکلیف نہ ہو۔

(۳) دعوتی رقعون مین شادی کا ٹھیک وقت بتایا جائے اور مقام بھی۔

(۴) وقت معینہ پر عقد خوانی کی پابندی کرنی چاہیئے۔

(۵) نوشہ کے مہمان بروز عقد عروس کے مکان پر جمع ہون۔

(۶) نوشہ اپنے اعزا کے ساتھ ٹھیک وقت پر دلہن کے مکان پر پہونچ جائے اور شرعی طور پر نکاح کیا جائے

(۷) دوسرے دن دولھا کے مکان پر طعام ولیمہ ہوگا

ان ٹمنیگنس کے انعقاد کے بعد کیپٹن مرزا عبداللہ بیگ صاحب

اس مجلس مین شریک ہوئے جسپر اظہار مسرت کیا گیا۔

خلاصہ قرارداد مجلس منعقدہ غرۂ دی ۱۳۱۳ف۔

شرائط شرکت ممبران

(۱) ہر شخص بلا لحاظ قوم اس کمیٹی کا ممبر ہو سکتا ہے۔

(۲) ہر ممبر کو ۴ر ماہوار دینی ہوگی اگر کوئی عطیہ دے وہ بھی شکریہ قبول کیا جایگا اور ایسے عطیہ کی رقم اون اخراجات مین صرف کیجاویگی جسکی نسبت آیندہ تجویز ہوگی کہ اس کمیٹی کے ذریعہ سے اون لوگون کی شادی کیجاوے جسکا وہ خود انتظام نہ کرسکین۔

(۳) جو شخص شریک ہونا چاہے اپنی تحریری درخواست معتمد صاحب کے پاس پیش کرے معتمد اس درخواست کو

مجلس مین پیش کریگا اور ایسی درخواست کنندہ کو اوس فارم کی خانہ پُری کرنی ہوگی جو معتمد مٹینگ کی طرف سے اوسے ملیگی۔ مولوی محب حسین صاحب نے روئداد انجمن بذریعہ علٰحدہ رسالہ کے شائع کرنے کی تحریک کی اور باتفاق پسند ہوئی۔

کارروائی مجلس اصلاح تمدن

واقع ۲ شہریور ۱۳۰۶ف

مقام ممتاز منشن

پریزیڈنٹ	نواب ممتاز یار جنگ بہادر
ممبر	مولوی میر لیاقت علی صاحب بہادر
ممبر	محمد عمر خان صاحب

ممبر شیخ امجد علی صاحب

ممبر عزیز الدین خان

ممبر محمد قادر علی صاحب

ممبر مولوی میر احمد علی صاحب

ممبر مولوی محب حسین صاحب

ف۱ روئداد سابقہ مجلس مین پیش کیگئی اور پڑھکر سنائی گئی میر مجلس نے کہا اس روئداد کا اختتام درست نہین ہے کہ آخر مین چند ضروری قواعد بڑہائے جاوین سب اراکین اتفاق کیا۔

ف۲ مولوی محب حسین صاحب نے تحریک کی کہ اصلاح تمدن کے متعلق کم سے کم ہر ماہ مین لکچر ہونا چاہیئے اور اس لکچر کیلئے

ایسے پبلک مقام کا منتخب ہونا چاہیئے جسمین آزادگی کے
ساتھہ لوگ شریک ہون۔ جبتک عام لکچر نہ ہوگا۔ اوسکا
اثر عام خلائق پر نہ پڑیگا۔ ڈاکٹر صاحب نے تائید کی اور
باتفاق آرا یہہ تحریک منظور ہوئی ڈاکٹر صاحب نے اسکا
وعدہ کیا کہ جب ضرورت ہوگی لکچر کے لیے بلدہ مین بھی
مکانات تجویز کر سکتے ہین۔

۳ محمد عمر خان صاحب نے تحریک کی کہ صرف بلدہ ہی مین
اس مجلس تمدن کا لکچر نہین ہونا چاہیئے بلکہ مختلف مقامات
پر تجویز کرنا چاہیئے تاکہ ہر سمت و ہر گوشہ مین ہمارے خیالات
کو بخ اوٹھین۔ مولوی محب حسین صاحب نے تائید کی
اور تجویز ہوئی کہ مفصلات مین بھی ایسی مجالس ہونا چاہیئے

۴ مولوی میر لیاقت علی صاحب نے تحریک کی کہ اس وقت
جو رسوم بد ہندوستان مین جاری ہین اگر اوس کے
انسداد کے متعلق کوئی صاحب عمدہ مضمون اس کمیٹی مین
روانہ کرین جسمین اوسکی صراحت ہونا چاہیئے کہ کون کونسی
ایسے رسوم ہندوستان مین رائج ہین جو ترک و انسداد کے
لائق ہین اور اون کے ترک کرنیکے لیے کیا تدابیر اختیار
کرنا چاہیئے اور ملک کو اس خیال کی طرف کسطرح توجہ دلانا چاہیئے
ایسے مضمون کے لکھنے والیکو اس مضمون کے صلہ مین بشرط پسند
مجلس ایک اشرفی نذر کیجاویگی یہہ تحریک منظور ہوئی اور
مولوی محب حسین صاحب نے اس تحریک مین اتنا اضافہ کیا
کہ ایسا مضمون جسکو کمیٹی نے پسند کیا ہو اور انعام بھی دیا ہو

شائع ہونا چاہیئے۔ اس اضافہ کے ساتھہ بھی کل نے اتفاق کیا
۵ مولوی امجد علی صاحب نے تحریک کی کہ ہمارے
اس منشار سے کہ مضمون لکھنے والون کو ایک اشرفی نذر
کی جاویگی عام طور پر مشتہر ہونا چاہیئے۔ اور اس اعلان کا
طریقہ بہتر یہہ ہے کہ اخبارات مین چھہ ماہ تک ایک اشتہار
اسی مضمون کا شائع ہونا چاہیئے۔ مولوی محب حسین صاحب نے
اس تحریک کی تائید کی اور باتفاق آرار منظور ہوئی۔
۶ میر مجلس صاحب نے تحریک کی کہ مجلس کا کام ہوگا
کہ لکچرار کا انتخاب کرے کہ کس مضمون پر لکچر دے اور کون سے
مقام پر۔ بعد انتخاب۔ مقام۔ بذریعہ لوکل اخبار تاریخ و مضمون
نام لکچرار۔ وقت۔ مقام سے اطلاع ہونی چاہیئے بہ اتفاق آرا

یہہ راے منظور ہوئی ۔

ف مولوی قادر علی صاحب نے تحریک کی کہ جو مضمون عام طور پر پڑہایا جاوے ۔ ایسا مضمون پہلے کمیٹی کو دیکہہ لینا چاہئے کہ وہ ہمارے اعتراض و مقاصد یا پبلک مین بڑا اثر پیدا کرنیوالا تو ہنین ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے تائید کیے ۔ مولوی محب حسین صاحب نے تعرض کیا اور یہہ کہا ۔ اس مداخلت کے معنی یہ ہو وینگے کہ لکچرار کی آزادی چہین لی جاوے ۔ البتہ ایسے قواعد مضمون نگار کے لیے مقرر کردیے جاوین ۔ جس سے پبلک کے شورش کا اندیشہ باقی نہ رہے ۔ اِس ترمیم کے ساتہہ کل اراکین نے اتفاق کیا ۔ باتفاق اراے تحریک منظور ہوئی ۔

ش میر مجلس صاحب نے تحریک فرمائی کہ جو ممبران مجلس اپنے

خاص مکان پر لکچر دلانا چاہین گے یا خود دینا چاہین گے
تو یہہ کارروائی مستحسن سمجھی جاویگی - اس تحریک سے تمام
ممبرون نے اتفاق کیا - ۱۰ بجے مجلس ختم ہوئی -

ممتاز یار جنگ